

گریٹ آف آل ٹائم

محمد علی

انجم نعیم



پول ڈوگن نے محمد علی کو ایسٹمنٹ ایوارڈ پیش کیا

خراب حسین کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا ”علی کی فائٹنگ کا انداز اس قدر انوکھا تھا کہ برسوں تک لوگ اس کا مطالعہ کریں گے لیکن ان کی نقل کرنا شاید ہی کسی کے لئے ممکن ہو سکے۔“ محمد علی نے قبول اسلام کے بعد دعوتی سرگرمیوں میں بے حد دلچسپی لی اور ملی سطح کے فلاحی کاموں کے لئے انہوں نے کئی ادارے بھی قائم کئے اور اپنی تکلیف دہ بیماری کے باوجود کافی فعال زندگی گزاری، لیکن ان کا اصل کمال یہ ہے کہ وہ مذہب و ملت کی تفریق سے اوپر اٹھ کر معاشرے کی ناہمواریوں اور ماحول کے جبر کے خلاف پوری زندگی کوشش کرتے رہے اور اقوام متحدہ نے جب انہیں ایسٹمنٹ آف پیس کی ذمہ داری سونپی تو اس کام میں انہوں نے اپنا کافی وقت صرف کر کے غریب ملکوں میں غربت کے خلاف جنگ کے لئے بیداری پیدا کی۔ اسی لئے صدر بوش کہتے ہیں کہ ”جب آپ کہتے ہیں کہ اپنے وقت کا عظیم کھلاڑی یا عظیم باکسر تو ممکن ہے کئی نام آپ کے ذہن میں آئیں لیکن کوئی کہتا ہے کہ ”گریٹ آف آل ٹائم“ تو آپ کو سمجھنے میں قطعی کوئی پریشانی نہیں ہوتی کہ یہ کس کا ذکر ہو رہا ہے۔“

سال گذشتہ کے آخری ایام محمد علی کے لئے ویسے بھی کافی خوشنما گذرے۔ انہیں نہ صرف پریسیڈنٹیل میڈل آف فریڈم سے نوازا گیا بلکہ ان کے شہر لوئس ویلے، کینٹی میں ایک عظیم الشان چھ منزلہ عمارت ”محمد علی سینٹر“ کے نام سے قائم کر کے ان کے سپرد کی گئی۔ علی کی روایت کو آگے بڑھانے کے لئے قائم کیا گیا یہ سینٹر ایک ایسے مرکز کے طور پر کام کرے گا جہاں نوجوانوں کو باکسنگ کی تربیت کے علاوہ دیگر اصلاحی اور فلاحی کاموں کے لئے بھی تیار کیا جائے گا۔ اس سینٹر کا افتتاح سابق صدر بل کلنٹن کے ہاتھوں ہوا اور اس موقع پر ملک کے متعدد مشہور اداکار، معنی، موسیقار، مختلف کھیلوں سے وابستہ کھلاڑیوں اور اہم سیاسی و سماجی شخصیات موجود تھیں۔ ”جناب محمد علی! یہ دنیا آپ کی وجہ سے اس قدر حسین اور گوارا آمین و سکون ہے۔“ جس وقت بل کلنٹن محمد علی سے گلے مل کر یہ جملہ ادا کر رہے تھے پورا ماحول تالیوں سے گونج رہا تھا۔ دل سے نکلی ہوئی بات تھی، اثر کر گئی۔ □

”وہ سب سے عظیم ہے“ اور ”امن کا سوڈائی ہے۔“ صدر مملکت کے منہ سے یہ تعریفی کلمات اس شخص کے لئے ادا ہوئے جسے اس سال ”پریسیڈنٹیل میڈل آف فریڈم“ جیسے اعزاز سے نوازا گیا ہے۔ جس وقت صدر بوش اس عظیم الشان میڈل کو محمد علی کے گلے کا ہار بنا رہے تھے، علی کے ہاتھوں کی لرزش میں کچھ تیزی آ گئی تھی اور ان کی نگاہیں وائٹ ہاؤس کے جھلملاتے تاریخی فانوس کے تقوس کی روشنی میں اپنے ماضی کے حسین لمحوں کو تلاش کر رہی تھیں۔ اور پھر ایسا لگا جیسے ان کے چہرے خوشیوں سے دمک اٹھے۔ اٹلانا میں ابھی دو ہفتے قبل ہی محمد علی کی پست کا ایک آپریشن ہوا ہے اور اس کے بعد ان کی کسی عوامی تقریب میں یہ پہلی شرکت تھی۔ ۶۳ سالہ عظیم باکسر جو پارکنسن جیسے تکلیف دہ مرض میں مبتلا ہیں، کے لئے اعزازات کی تقریب میں شرکت کوئی نئی بات نہیں ہے۔ لیکن اس تقریب کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے کیونکہ اسے ملک کے سب سے بڑے اعتراف خدمات کے اعلان کی تقریب کا اعزاز حاصل ہے۔

بلیک سوٹ میں ملیوں سرخ زعفرانی اور سیاہ ٹائی باندھے ہوئے محمد علی جب اپنا نشان امتیاز حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھے تو خود صدر نے اس جاوہی شخصیت کی جلوہ سامانیوں پر تبسم کیا اور بے ساختہ ان کے منہ سے نکلا ”میں اس طلسم کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں کے آخر اس شخص نے اپنی خوبصورتی کو اب تک بالکل ویسے ہی کس طرح سنبھال کر رکھا ہے۔“ علی نے مسکرا کر اپنے چہرے پر اس ادا سے ہاتھ پھیرا جیسے وہ کہہ رہے ہوں کہ ”کیا واقعی ایسا ہی ہے۔“ صدر بوش کا دوسرا جملہ تھا ”یہ تو شاید روح کی خوبصورتی ہے جو چہرے سے عیاں ہو رہی ہے۔“ انہوں نے

اوپر: صدر جارج ڈبلیو بوش محمد علی کو پریسیڈنٹیل میڈل آف فریڈم پہناتے ہوئے۔
 بائیں: محمد علی اور سابق صدر بل کلنٹن،
 محمد علی سینٹر (لاٹین نیچے)
 کے افتتاح کے موقع پر۔



پول ڈوگن نے محمد علی کو ایسٹمنٹ ایوارڈ پیش کیا